ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

08-September-2016

قربانی کے

فضائل و مسائل

(URDU)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: جو مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے اُس کا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستِغفار کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے 10 نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔[1]

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عفُوّ و غَفُور بخش دو جُرم و خَطا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

---

1 ۔۔۔ معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲

2 ۔۔۔ معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی۔۔۔ الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔
(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھُورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خواب سچ کر دکھایا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام وہ مُبارَک مہینہ ہے کہ جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے خلیل حضرتِ سَیِّدُنا اِبراھیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے صاحبزادے حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل ذَبِیْحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ مِل کر صَبْر و رِضا کا ایسا مَنْظر پیش فرمایا کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ حضرتِ سَیِّدُنا اِبراھیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ذُوالْحِج کی آٹھویں (8) رات خواب دیکھا جس میں کوئی کہنے والا یہ کہہ رہا ہے: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اپنے بیٹے کو ذَبْح کرنے کا حکم دیتا ہے۔“ نَویں (9) رات پھر وہی خواب دیکھا، دَسویں (10) رات پھر وہی خواب دیکھنے کے بعد آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے صُبح اس خواب پر عمل کرنے یعنی بیٹے کی قُربانی کا پکّا اِرادہ فرما لیا۔

(تفسیرِ کبیر، ۹/ ۳۴۶، از بیٹا ہو تو ایسا، ص ۲۔ ۳، ملتقطاً)

جب حضرتِ سَیِّدُنا اِبراھیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے یہ سارا ماجرا اپنے کم عُمر بیٹے حضرت اِسمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلام کو بھی بتادیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے کہ میں تمہیں ذَبح کروں، اب تم بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام خُود بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہر حکم پر سرِ تسلیم خَم کرنے والے تھے، آپ عَلَیْہِ السَّلام نے جو جواب دیا اسے قرآنِ پاک نے پارہ 23 سُوْرَۃُ الصّٰفّٰت کی آیت نمبر 102 میں ان الفاظ سے بیان کیا ہے:

قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ٘ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾	تَرجَمۂ کنز الایمان: کہا اے میرے باپ! کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے، خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے۔

مجھے رسّیوں سے مضبوط باندھ دیجئے

تفسیرِ خازِن میں ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلام نے اپنے والدِ مُحترم سے عرض کی: ابُو جان! ذَبح کرنے سے پہلے مجھے رَسّیوں سے مَضْبُوط باندھ دیجئے تاکہ میں ہِل نہ سکوں، کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں میرے ثواب میں کمی نہ ہو جائے اور میرے خُون کے چھینٹوں سے اپنے کپڑے بچا کر رکھئے تاکہ انہیں دیکھ کر میری اَمّی جان غمگین نہ ہوں۔ چُھری خُوب تیز کرلیجئے تاکہ میرے گلے پر اچھی طرح چل جائے (یعنی گلا فوراً کٹ جائے) کیونکہ موت بہُت سخت ہوتی ہے، آپ مجھے ذَبح کرنے کے لئے پیشانی کے بَل لِٹایئے (یعنی چِہرہ زمین کی طرف ہو) تاکہ آپ کی نظر میرے چہرے پر نہ پڑے اور جب آپ میری اَمّی جان کے پاس جائیں تو انہیں میرا سَلام پہنچا دیجئے اور اگر آپ مُناسِب سمجھیں تو میری قمیص انہیں دے دیجئے، اس سے ان کو تَسلّی ہو گی اور صَبر آجائے گا۔ حضرتِ اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلام نے اِرشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم پر عمل کرنے میں میرے کیسے عُمدہ مَدَدگار ثابت ہو رہے ہو! پھر

جس طرح حضرتِ اِسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا تھا ان کو اُسی طرح باندھ دیا، اپنی چُھری تیز کی، حضرت اِسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام کو پیشانی کے بَل لِٹا دیا، ان کے چِہرے سے نظر ہَٹالی اور ان کے گلے پر چُھری چلا دی، لیکن چُھری نے اپنا کام نہ کیا یعنی گَلا نہ کاٹا۔ (تفسیر خازن، ۴/۲۲، ملخصًا)

جنّتی مینڈھا اور مُبارَک کلمات کا مجموعہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا اِبْراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے جب حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام کو ذَبْح کرنے کے لئے زمین پر لِٹایا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے حضرتِ جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام بَطورِ فِدْیہ جنَّت سے ایک مینڈھا (یعنی دُنبہ) لئے تشریف لائے اور دُور سے اُونچی آواز میں فرمایا: **اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ،** جب حضرت اِبْراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ آواز سُنی تو اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا اور جان گئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے آنے والی آزمائش کا وَقْت گُزر چُکا ہے اور بیٹے کی جگہ فِدیے میں مینڈھا بھیجا گیا ہے، لِہٰذا خُوش ہو کر فرمایا: **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ،** جب حضرتِ اِسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ سُنا تو فرمایا: **اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ،** اس کے بعد سے اِن تینوں پاک حضرات کے اِن مُبارک اَلفاظ کی اَدائیگی کی یہ سُنَّت قیامت تک کیلئے جاری وساری ہو گئی۔ (بِنایہ شرح ہِدایہ ج۳ ص: ۱۳۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان مُبارک کلمات کو **تکبیرِ تشریق** کہتے ہیں اور یہ نویں (9) ذُوالحِجّۃُ الْحَرام کی نمازِ فجر سے تیرھویں (13) کی نمازِ عصر تک پانچوں وَقْت کی فرض نمازیں جو مسجد کی جماعتِ مُستَحَبّہ کے ساتھ اَدا کی گئیں ان میں ایک بار بلند آواز سے تکبیر کہنا واجب ہے اور 3 بار افضل ہے۔ تکبیرِ تشریق سلام پھیرنے کے بعد فوراً کہنا واجب ہے۔ تکبیرِ تشریق یہ ہے: **اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ** (بہارِ شریعت ج۱ ص ۷۸۴، تَنوِیرُالْاَبصار ج۳ ص ۷۱، دُرِّمُختار ورَدُّالْمُحتار ج۳ ص ۷۳) تکبیرِ تشریق کے بارے میں مزید معلومات کیلئے شیخِ طریقت،

امیر اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ "نمازِ عید کا طریقہ" (حنفی) صفحہ 8 اور 9 کا مُطالعہ کر لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعۂ قربانی میں ہمارے لئے کئی مدنی پُھول موجود ہیں، سب سے پہلے تو یہ معلوم ہوا کہ حضرتِ سَیِّدُنا اِبْراہیم اور حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں اطاعتِ الٰہی کا کیسا جذبہ تھا کہ حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے رِضائے اِلٰہی کی خاطر اپنا وہ بچہ جس کو بڑی دُعاؤں کے بعد بڑھاپے میں پایا تھا، جو آپ کی آنکھوں کا نُور اور دل کا سُرُور تھا، مگر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطر اس کی قربانی کیلئے تیار ہو گئے اور بیٹا ہو تو ایسا کہ وہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم سُن کر غمگین اور خوفزدہ ہونے کے بجائے فَرحَت و مُسرَّت سے گویا جُھومنے لگا کہ میری خُوش قِسمَتی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری قُربانی کو طَلَب فرمایا ہے اور بَخُوشی اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قربان ہونے کے لئے تیار ہو گیا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے برگزیدہ بندوں کو مختلف طریقوں سے آزماتا ہے، جو جس قدر مُقرَّب و محبوب ہوتا ہے اس پر آزمائش بھی زیادہ آتی ہے، تاکہ یہ نُفُوسِ قُدْسِیہ اس کی رضا پر راضی رہتے ہوئے آنے والی آزمائش پر صبر کر کے بطورِ انعام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے بُلند مَراتِب حاصل کر سکیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جب بندے کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں کوئی مرتبہ مقرر ہو اور وہ اس مرتبے تک کسی عمل سے نہ پہنچ سکے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جسم، مال یا اولاد کی آزمائش میں مبتلا فرماتا ہے، پھر اُسے اِن تکالیف پر صبر کی توفیق عطا فرماتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اپنے مقرر درجے تک پہنچ جاتا ہے۔[1] نیز واقعۂ قربانی سے تربیتِ اَولاد اور والدین کی اِطاعت کا بھی درس ملتا ہے کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے نُورِ نظر کی تربیت کی تو آزمائش کے وَقْت حضرت سَیِّدُنا اسمٰعیل عَلَیْہِ

---

[1] ... ابو داؤد، کتاب الجنائز، باب الامراض المکفرة ... الخ، ۳/۲۴۶، حدیث: ۳۰۹۰

السَّلَام بھی اپنے والد کی اطاعت کرتے ہوئے بخوشی قربانی کیلئے تیار ہوگئے۔ ہمیں بھی اپنے والدین کے ساتھ حُسنِ سُلُوک کرتے ہوئے ان کی اطاعت میں زندگی بسر کرنی چاہیے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قربانی کرنے کیلئے تقویٰ واِخلاص ہونا بھی بے حد ضروری ہے، کیونکہ اگر کوئی نیک عمل لوگوں کو دِکھانے اور نُمود ونمائش یا کسی اور غرض سے کیا جائے تو وہ ہرگز قابلِ قبول نہ ہوگا جیسا کہ قرآنِ پاک میں حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے دونوں بیٹوں کی قربانی کا واقعہ مذکور ہے کہ جب حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ اقلیما کا نکاح کرنا چاہا تو قابیل نے اس فیصلے کو تسلیم نہ کیا اور اقلیما سے نکاح کی خواہش ظاہر کی، حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے اسے سمجھایا کہ اقلیما تیری بہن ہے اور اس کے ساتھ تیرا نکاح نہیں ہوسکتا، مگر قابیل اپنی ضِد پر اَڑا رہا۔ بالآخر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے حکم دیا کہ تم دونوں اپنی اپنی قُربانیاں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں پیش کرو۔ جس کی قربانی مقبول ہوگی وہی اقلیما کا حق دار ہوگا۔ اس زمانے میں قربانی کی مقبولیت کی یہ نشانی تھی کہ آسمان سے ایک آگ آتی اور جو قُربانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مقبول ہوتی تو اس کو کھالیا کرتی تھی۔ چُنانچہ قابیل نے گیہوں کی کچھ بالیں اور حضرت ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک بکری قربانی کے لئے پیش کی۔ آسمانی آگ نے حضرت ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی قربانی کو کھالیا اور قابیل کے گیہوں کو چھوڑ دیا۔ اس بات پر قابیل کے دل میں بُغض وحسد پیدا ہوگیا اور اس نے حضرت ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو قتل کر دینے کی ٹھان لی اور ہابیل سے کہہ دیا کہ میں تجھ کو قتل کردوں گا۔ حضرت ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ قربانی قبول کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کام ہے اور وہ تقوی واِخلاص والوں کی قُربانی قبول کرتا ہے، اگر تو مُتقی ہوتا تو ضَرور تیری قربانی قبول ہوتی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قابیل کی قُربانی تقویٰ اور رِضائے الٰہی کیلئے نہ تھی بلکہ اس کا مقصد

صرف اقلیما کو حاصل کرنا تھا، جب وہ نہ ملی تو اس نے بُغض و حسد میں حضرت ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو قتل کر دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اعمال کی قبولیت کیلئے تقویٰ اور اِخلاص کا ہونا اِنْتہائی ضروری ہے۔ مگر افسوس ہمارا حال تو یہ ہے کہ اوّل تو نَفْس و شیطان ہمیں نیکیاں کرنے دیتے نہیں اور اگر کوئی نیکی کرنے میں کامیاب ہو بھی جائیں تو شیطان ہماری عِبادت کو ضائع کرنے کے لئے اپنا پورا زور لگا کر یا تو اس عبادت میں کوئی غلطی کروا دیتا ہے یا پھر اس عمل میں رِیاکاری کروا کر وہ عمل ہی ضائع کروا دیتا ہے۔ یاد رکھئے! ہمیں قربانی اور اس کے علاوہ دیگر نیک اعمال اخلاص و استقامت کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا و خوشنودی کیلئے کرنے چاہئیں، اگر ہم لوگوں کی رِضا حاصل کرنے، نام و نمود کیلئے مہنگا جانور قربان کریں گے لوگ تو پھر بھی خوش نہیں ہوں گے اور طرح طرح کی باتیں بنائیں گے۔ مثلاً کسی نے قربانی کیلئے اپنے علاقے میں سب سے مہنگا جانور خریدا تو لوگ اس کے بارے میں یُوں بدگمانی اور غیبتیں کرتے نظر آتے ہیں کہ اس کو دیکھو شہرت کمانے کیلئے کتنا مہنگا جانور خرید کر لایا ہے، بھئی! اتنا مہنگا جانور تو حلال کی کمائی میں ہرگز نہیں آسکتا، حرام کی کمائی سے قربانی کرنے کا کیا فائدہ!!۔ اب اگر کوئی لوگوں کے طعن و تشنیع سے بچنے کیلئے قربانی کا سستا جانور خرید لائے تو لوگ تب بھی باتیں بناتے ہیں کہ اپنے بچوں کی شادی میں فُضول رُسومات میں تو اس نے پانی کی طرح پیسا بہا دیا مگر جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کرنے کا موقع آیا تو اس کی جیب سے پیسا نکلتا ہی نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے کثیر مال و دولت سے نوازا ہے مگر دیکھو تو سہی قربانی کیلئے کتنا کمزور سا جانور خرید لایا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ قربانی کرتے وَقْت سب کو راضی کرنے کے بجائے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کی کوشش کریں اور تقویٰ و اِخلاص کو پیشِ نظر رکھیں، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی

بار گاہ میں وہی قُربانی مقبول ہے جس میں تقویٰ واِخلاص شامل ہو ورنہ ہم نے جس جانور کی قربانی کرنی ہے، اس کا گوشت اور دیگر مَنافع ہم ہی حاصل کرتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بار گاہ میں جانور کا کوئی حصہ نہیں پہنچتا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بار گاہ میں تو قُربانی کرنے والے کا اِخلاص و تقویٰ پہنچتا ہے جیسا کہ پارہ 17 سُوْرَۃُ الْحج کی آیت نمبر 37 میں ارشاد ہوتا ہے:

لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَ لَا دِمَآؤُهَا وَ لٰكِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْؕ

تَرجَمۂ کنزالایمان: اللہ کو ہر گز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں نہ ان کے خون ہاں تمہاری پر ہیز گاری اس تک بار یاب ہوتی ہے۔

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ لوگوں کو دِکھانے اور اپنا نام کمانے کی غرض سے ہر گز کوئی عمل نہ کریں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضاو خوشنُودی کیلئے نیک عمل کرنے کی عادت بنائیں۔

عَطا کر دے اِخْلَاص کی مجھ کو نعمت　　نہ نزدیک آئے رِیا یاالٰہی
مِری زِنْدگی بس تِری بندگی میں　　ہی اے کاش گُزرے سَدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص106)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ ذُوالْحِجّۃِ الْحَرام اپنی بہاریں لُٹا رہا ہے، اس کی آمد ہوتے ہی **سُنَّتِ ابراہیمی** کی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں، ہر سال لاکھوں لاکھ مُسلمان اس ماہِ مُقدّس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی بجا آوری، **سُنتِ ابراہیمی** اور **سُنَّتِ مُصْطَفٰے** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ادائیگی کے لئے کمر بستہ دِکھائی دیتے ہیں۔ ہر صاحبِ استطاعت مسلمان کو چاہیے کہ وہ رِضائے اِلٰہی کے حُصُول اور سُنَّتِ ابراہیمی کی اَدائیگی کی نِیَّت سے اس مہینے میں مالِ حلال سے قُربانی کا فریضہ سَر اَنْجام دے، کیونکہ یہ بہت بڑی سعادت

کی بات ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ عَزَّوَجَلَّ قُربانی کاذِکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے۔

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ؇ ترجَمۂ کنز الایمان : تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ (پ۳۰،الکوثر،۲)

امام فخرُ الدین رازی رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ حنفی علمائے کرام نے اس آیت سے یہ اِسْتِدلال فرمایا کہ **قُربانی واجب** ہے۔(تفسیر کبیر،۱۱/۳۱۸)

حضرت علامہ سید محمود آلوسی بغدادی رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ”اکثر (عُلمائے کرام) اس بات پر مُتَّفِق ہیں کہ نحر سے مُراد قُربانیوں کا ذَبح کرنا ہے اور بعض نے وُجوبِ قربانی پر اس آیت سے اِسْتِدلال کیا ہے۔(تفسیر روح المعانی، پ۳۰،الکوثر، تحت الآیۃ:۲، ۳۰/۶۶۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَحادیثِ مُبارکہ قربانی کے **فضائل ومَسائل** سے مالا مال ہیں۔ آیئے! قُربانی کے فضائل پر مُشتمل چار(4) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں، چنانچہ

﴿1﴾ قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں **ایک نیکی** ملتی ہے۔(تِرمِذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الاضحیۃ، ۳/۱۶۲، حدیث:۱۴۹۸)

﴿2﴾ جس نے خُوش دِلی سے طالبِ ثواب ہو کر قربانی کی، تو وہ **آتَشِ جہنّم سے حِجاب** (یعنی رُوک) ہو جائے گی۔(معجم کبیر، حسن بن حسن بن علی عن ابیہ، ۳/۸۴، حدیث:۲۷۳۶)

﴿3﴾ اے فاطِمہ! اپنی قربانی کے پاس مَوْجُود رہو کیونکہ اِس کے خُون کا پہلا قطرہ گرے گا تمہارے **سارے گُناہ مُعاف** کر دیئے جائیں گے۔(سنن کبری لِلْبَیْہَقِی، کتاب الضحایا، باب مایستحب للمرء... الخ، ۹/ ۴۷۶، حدیث:۱۹۱۶۱)

﴿4﴾ انسان قربانی کے دن کوئی ایسی نیکی نہیں کرتا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو خُون بہانے سے زیادہ پیاری ہو، یہ قُربانی قِیامت میں اپنے سِینگوں بالوں اور کُھروں کے ساتھ آئے گی اور قربانی کا خُون زمین پر گرنے

سے پہلے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کے ہاں قبول** ہو جاتا ہے۔ لہٰذا خوش دِلی سے قُربانی کرو۔ (ترمذی،کتاب الاضاحی، باب ماجاءفی فضل الاضحیۃ،۳/۱۶۲ حدیث:۱۴۹۸)

حضرتِ علّامہ شیخ عبدُ الحق مُحدّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: **قربانی**، اپنے کرنے والے کے نیکیوں کے پلّے میں رکھی جائے گی جس سے نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گا۔ (اشعۃ اللّمعات ج ۱ ص ۶۵۴) حضرتِ سیِّدُنا علّامہ **علی قاری** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: پھر اس کے لئے سُواری بنے گی جس کے ذَرِیعے یہ شخص بآسانی پُل صراط سے گُزرے گا اور اُس (جانور) کا ہر عُضو مالِک (یعنی قُربانی پیش کرنے والے) کے ہر عُضْو (کیلئے جہنَّم سے آزادی) کا **فِدیہ** بنے گا۔ (مِرقاۃُ المَفاتیح ج ۳ ص ۵۷۴ تحتَ الحدیث ۱۴۷۰، مراٰۃ ج ۲ ص ۳۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے قُربانی کے فضائل سُنے کہ عیدِ قربان پر اللہ عَزَّوَجَلَّ قربانی کا فریضہ سَر اَنْجام دینے والے خُوش نصیبوں کو ان کے جانوروں کے **ہر بال کے بدلے ایک نیکی** عطا فرماتا ہے، قربانی کرنے والوں کو **جہنَّم کی آگ سے نجات** عطا فرماتا ہے، جانور کے خُون کا پہلا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے پہلے **گناہ معاف** کر دیئے جاتے ہیں، بروزِ محشر قربانی **نیکیوں کے پلڑے** میں رکھی جائے گی تو وہ بھاری ہو جائے گا اور قُربانی کرنے والا اپنے جانور پر سوار ہو کر **پُل صراط سے بآسانی** گزر جائے گا۔ لہٰذا جو مسلمان (مرد و عورت، بالغ، مقیم) مالکِ نصاب ہو (یعنی اُس شخص کے پاس ساڑھے باوَن تولے چاندی یا اُتنی مالیَّت کی رقم یا اتنی مالیَّت کا تجارت کا مال یا اتنی مالیَّت کا حاجتِ اَصلیّہ کے علاوہ سامان ہو اور اُس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ یا بندوں کا اِتنا قرضہ نہ ہو جسے ادا کر کے ذِکر کردہ نصاب باقی نہ رہے) تو ایسے شخص پر شرعاً قربانی واجب ہے۔ لہٰذا اُسے چاہیے کہ وہ ٹال مٹول سے کام لینے نیز مختلف حِیلے بہانے بنا کر رَبِّ ذُوالجلال جَلَّ جَلَالُہٗ کے قَہر و غَضَب کا حقدار بننے سے بچے۔

یادرکھئے! قربانی واجب ہونے کے باوجود اس کی ادائیگی نہ کرنا گناہ ہے اور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایا: جس شخص میں قربانی کرنے کی وُسعت ہو پھر بھی وہ قُربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔ (اِبن ماجہ ج۳ص۵۲۹ حدیث ۳۱۲۳)

کیا قرض لے کر بھی قربانی کرنی ہوگی؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جولوگ قربانی کی اِستِطاعت (یعنی طاقت) رکھنے کے باوُجُود اپنی واجِب قربانی ادا نہیں کرتے، ان کے لیے لمحۂ فکریہ ہے، اوّل تو یہی خسارہ (یعنی نقصان) کیا کم ہے کہ قربانی نہ کرنے سے اتنے بڑے ثواب سے محروم ہوگئے مزید یہ کہ وہ گناہ گار اور جہنَّم کے حقدار بھی ٹھہرے۔ نیز قربانی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اگر قربانی واجب ہو، لیکن پیسے نہیں تو **قرض** (loan) لے کر قربانی کرے، چُنانچہ فتاویٰ امجدیہ جلد 3 صَفحہ 315 پر ہے:

”اگر کسی پر قربانی واجِب ہے اور اُس وَقت اس کے پاس روپے نہیں ہیں تو قَرض لے کر یا کوئی چیز فروخت کرکے قربانی کرے۔“

یادرہے! کہ جس شخص پر شَرعی اُصولوں کے مطابق قُربانی واجِب ہے اس پر قُربانی سے مُتعلِّق مَسائل سیکھنا بھی لازِمی ہیں۔ فِی زَمانہ عِلْمِ دِیْن سے دُوری کے باعث مسلمانوں کی ایک تعداد اس اَہم فَریضہ کو بھی کَماحَقُّہٗ (جیسا اس کا حق ہے) اَدا نہیں کرپاتی، ہمارے مُعاشرے (Society) میں ایک تعداد ایسی ہے جن کی دِیْنی مَعْلُومات کا حال یہ ہے کہ ایک ہی گھر میں رہنے والے مُختلف مالکِ نِصاب اَفراد پُورے گھر کی طرف سے ایک ہی بکرا قُربان کردیتے ہیں اور قُربانی کے لیے کیسا جانور ہونا چاہیے؟ یا کس عَیب (Fault) کی وجہ سے قُربانی نہیں ہوگی؟ انہیں معلوم ہی نہیں ہوتا اور وہ قُربانی کرنے کے بعد اس خُوش فہمی میں مُبتلا رہتے ہیں کہ ہم نے بھی

سُنَّتِ اِبْراہیمی پر عمل کرلیا اور ہمارا واجِب اَدا ہو گیا۔ حالانکہ ان کے ذِمّہ واجب کی اَدائیگی باقی رہتی ہے۔ اس لیے قُربانی کے اَحْکامات کا عِلْم ہونا بہت ضَروری ہے۔ قُربانی میں پیش آنے والے مسائل کے مُتَعَلِّق شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے 48 صفحات پر مُشتمل رِسالہ **"اَبْلَق گھوڑے سُوار"** کا مُطالَعہ بہت مُفید رہے گا۔ اس رسالے میں قربانی کے فضائل، قُربانی کے 12 مدنی پُھول، قربانی کا طریقہ، عیب دار جانوروں کی تفصیل، اندازے سے گوشت تقسیم کرنے کے طریقے، ذَبْح اور ذبیحہ سے مُتَعَلِّق اِحتیاطیں اور کھالوں وغیرہ سے مُتَعَلِّق اَہَم معلومات کو بیان کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اس رسالے کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ہدیۃً طلب فرمایئے نیز دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عیدِ قُربان سال میں صرف ایک بار تشریف لاتی ہے، بِلا شُبہ یہ دُوریاں مِٹانے اور خُوشیاں پھیلانے کا اِنتہائی اَہَم موقع ہوتا ہے۔ شریعتِ مُطہرہ نے جس طرح ہمیں عام حالات میں رِشتے داروں، ہمسایوں، فقیروں اور مسکینوں کی خَیْر خواہی کرنے، خُوشی غمی کے موقع پر ان کی دِلجوئی کرنے اور مشکل وَقت میں ان کی مدد کرنے کی ترغیب دِلائی ہے، اسی طرح عیدِ قربان کے پُر مُسرَّت لمحات میں بھی ان کے ساتھ خیر خواہی کرنے اور ان کے لئے قُربانی کے گوشت میں حِصّہ مُقرَّر کرنے کو مستحب (یعنی ثواب کا کام) قرار دیا ہے۔

قُربانی کے گوشت کے مصارف

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ

بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"ابلق گھوڑے سوار"** کے صفحہ نمبر 23 پر فرماتے ہیں: (قربانی کرنے والا) قربانی کا گوشْت خُود بھی کھا سکتا ہے اور دُوسرے شخص مالدار یا فقیر کو دے سکتا ہے، کِھلا سکتا ہے بلکہ اس میں سے کچھ کھالینا قُربانی کرنے والے کے لیے مُستحب ہے۔ بہتر یہ ہے کہ گوشْت کے تین (3) حصّے کرے ایک حصّہ فُقرا کے لیے اور ایک حصّہ دوست و اَحباب کے لیے اور ایک حصّہ اپنے گھر والوں کے لیے۔ اگر سارا گوشْت خود ہی رکھ لیا تب بھی کوئی گناہ نہیں۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تین (3) حصّے کرنا صِرْف اِسْتِحْبابِی اَمر (یعنی مُستحب کا حکم رکھتا) ہے کچھ ضَروری نہیں، چاہے تو سب اپنے استعمال میں کرلے یا سب عزیزوں، غریبوں کو دے دے، یا سب مساکین کو بانٹ دے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۰/۲۵۳)

مگر بھلائی اسی میں ہے کہ ان بابرکت اَیّام میں اپنے عزیز و اَقارب، دوست و اَحباب اور فُقراء و مَساکین کو بھی اپنی خُوشیوں میں شریک کریں اور قربانی کے گوشت میں سے گھر والوں کا حِصّہ نکال کر بقیہ حِصّہ فُقراء و مساکین کے لئے مُتَعَیَّن کر دیں تاکہ لالچ، کنجوسی، قطعِ تعلقی اور غُرُور و تکبُّر جیسی بُرائیاں ہم سے دُور رہیں جبکہ صِلَۂ رِحمی، اُخُوّت و بھائی چارے اور محبتوں کے رشتوں کا تسلسل برقرار رہے نیز ہمیں بھی فُقرا و مَساکین کی دُعاؤں میں سے حِصّہ نصیب ہو۔

بعض علاقوں میں مسلمانوں کی آبادی میں **غیر مسلم** بھی رہتے ہیں، **یاد رکھئے!** اِنہیں قربانی کا گوشت دینے کی **شرعی اِجازت نہیں** ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ" بھی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فرض عُلوم سیکھنے نیز اپنے اندر دِین کی خاطِر قُربانی دینے کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیے نیز ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں

بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مَدَنی کام **"مَدَنی قافِلہ"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت سَفَر کرنے والے سُنّتوں کی تَرْبِیَت کے مَدَنی قافِلوں کی بَرَکت سے اب تک بے شُمار لوگوں کی زندگیوں میں مَدَنی اِنقلاب آنے کی مدنی خبریں سُننے کو ملتی ہیں، چونکہ یہ مدنی قافلے عُموماً مَساجد ہی میں ٹھہرتے ہیں، لہٰذا کئی مَساجد بھی اِنہی مَدَنی قافِلوں کی بدولت آباد ہوچکی ہیں۔ مساجد کو آباد کرنے کی تو کیا ہی بات ہے، حدیثِ پاک میں ہے: جب کوئی بندہ ذِکْر و نماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس سے ایسے خوش ہوتا ہے جیسے لوگ اپنے گمشدہ شخص کی اپنے ہاں آمد پر خوش ہوتے ہیں۔

(ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب لزوم المساجد، ۱/۴۳۸، رقم: ۸۰۰)

آیئے! ترغیب کے لئے مَدَنی قافِلے کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

جوڑوں کی بیماری اور بے روزگاری سے نجات

ایک اسلامی بھائی کے بَیان کا خُلاصہ ہے کہ میرے ایک طرف بے روزگاری تھی تو دُوسری طرف جوڑوں کے دَرد کی پُرانی بیماری، تنگدستی اور شدید دَرد کے باعِث سخت بیزاری تھی، بَہُت علاج کروایا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ کسی اسلامی بھائی نے انفِرادی کوشِش کے ذَرِیعے ذِہن بناکر دعوتِ اسلامی کے تحت عاشقانِ رسول کے سُنّتوں کی تَربِیَت کے مَدَنی قافِلے میں سُنّتوں بھرے سَفَر کی ترکیب بنادی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے میں سُنّتوں بھرے سَفَر اور عاشقانِ رسول کی شفقت بَھری صحبت کی بَرَکت سے میری برسوں پُرانی جوڑوں کی بیماری بالکل ختم ہوگئی۔ مَدَنی قافِلے سے واپسی پر دوسرے ہی دن ایک اسلامی بھائی آئے اور اُنہوں نے مجھے کام پر لگا کر میرے روزگار کی ترکیب بھی بنادی۔ یہ بَیان دیتے ہوئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک سال سے زیادہ عرصہ گُزر چکا ہے، میرا کام ایک دن بھی بند

نہیں ہوا اور دَرد بھی پلٹ کر نہیں آیا۔

یا خُدا! نکلوں میں مدنی قافلوں کے ساتھ کاش! سُنّتوں کی تربِیَت کے واسطے پھر جلد تَر!

خُوب خِدمت سُنّتوں کی ہم سَدا کرتے رہیں مدنی ماحول اے خُدا ہم سے نہ چُھوٹے عُمر بھر

(وسائلِ بخشش (مُرَمَّم)، ص۶۳۸-۶۳۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! عیدُ الاضحیٰ کی برکتوں کے بھی کیا کہنے کہ ان دنوں میں سُنّتِ ابراہیمی کی اَدائیگی کا جوش و جذبہ قابلِ دِید ہوتا ہے، جو صاحبِ اِستطاعت اَفراد سُنّتِ ابراہیمی کی اَدائیگی کی نِیَّت سے اپنے جانوروں کو راہِ خُدا میں قُربان کرتے ہیں، وہ غریبوں مسکینوں کو گوشت پہنچا کر ان کی مدد بھی کرتے ہیں۔ اس طرح وہ غُرباء و مَساکین بھی اپنے گھر والوں اور دیگر عزیز و اَقارب کی لذیذ کھانوں کے ذریعے مہمان نوازی کرتے ہیں۔ عیدِ قُرباں کے موقع پر اکثر گھروں میں گوشت کافی مقدار میں جمع ہو جاتا ہے، اس گوشت کو محفوظ رکھنے کے لئے ہم ڈِیپ فریزر (Deep Freezer) کا استعمال کرتے ہیں، مگر اس کے باوُجود بھی گوشت خراب ہونے کی شکایات سامنے آتی ہیں۔ لہٰذا زیادہ عرصے تک گوشت اور کھانے کی دیگر اَشیاء محفوظ رکھنے کا ایک نُسخہ سماعت کیجئے، چنانچہ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"فیضانِ سُنَّت"** میں فرماتے ہیں: کچّا گوشت اگر بڑے پتیلے یا ٹوکرے میں بھر کر ڈِیپ فریزر میں رکھیں گے تو اندرونی حصّہ میں ٹھنڈک (Cooling) کم پہنچنے کے باعث خراب ہو جانے کا قوی اندیشہ ہے، لہٰذا اس کی حفاظت کا طریقہ اچّھی طرح سمجھ لیجئے۔ پہلے ٹوکری کی تہ میں برف بچھایئے، اب اس پر گوشت کی تہ جما دیجئے پھر اس پر برف کی تہ بچھایئے، پھر اُوپر گوشت کی اور

اب ڈِیپ فریزر میں رکھ دیجئے۔ اس طرح کرنے سے نیچے اوپر اور اندر ہر طرف ٹھنڈک ہی ٹھنڈک رہے گی اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کافی دنوں تک گوشت خراب نہیں ہو گا۔ (فیضانِ سنت، ص ۵۷۴)

نیز اس بات کا بھی خیال رکھئے کہ "ڈِیپ فریزر" برابر کام کررہا ہے یا نہیں، گرمیوں میں بعض اوقات وولٹیج (Voltage) کم ہو جانے کی صورت میں ٹھنڈک (Cooling) کم ہو جاتی اور غِذا خراب ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے، ایسے مَواقع پر کھانے پینے کی اشیاء کو پھیلا کر کُھلی ہوا میں بھی رکھا جاسکتا ہے، گوشت کو دیوار وغیرہ کی ٹیک کے بغیر کُھلی ہوا میں لٹکا دینے سے دیر تک تازہ رہ سکتا ہے۔ جب بھی پکا ہوا کھانا یا سالن فریزر میں رَکھیں تو برتن کا ڈھکّن ضَرور کھول دیا کریں تا کہ ٹھنڈک اندر پہُنچ سکے۔ چھوٹے برتنوں، تھالوں یا پلاسٹک کی چھوٹی تھیلیوں میں رکھنا مُناسب ہوتا ہے، کھانے سے پُر بڑے پتیلے کے اندرونی حصّے میں ٹھنڈک (Cooling) نہ پہنچنے کے سبب کھانا خراب ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ خُصوصاً کِھچڑے اور پکی ہوئی دال میں زِیادہ اِحتیاط کی ضَرورت ہے ورنہ یہ جلد خراب ہو جاتے ہیں۔ اِسی طرح ایسی غذائیں جن میں ٹماٹر یا کھٹائی زِیادہ مقدار میں ہو ان کے بھی جلد خراب ہو جانے کا اِمکان رہتا ہے۔

یاد رکھئے! ڈاکٹرز کی تحقیق کے مطابق **10 دن سے زیادہ** رکھا ہوا، فریزر کا گوشت طِبّی (Medically) لحاظ سے نقصان دہ ہے، اس لیے کوشش کرکے 10 دن سے پہلے پہلے گوشت اِستعمال کرلیں یا کسی کو دے دیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمارے لئے بے شُمار نعمتیں پیدا فرمائی ہیں اور ہر نعمت کو طرح طرح کے فوائد سے مُزَیّن فرمایا ہے، گوشت بھی اس کی ایک عظیمُ الشّان نعمت اور ایسا ذَوق اَفزا کھانا ہے کہ اگر ہم مُناسِب مقدار میں میانہ روی کے ساتھ اسے استعمال میں لائیں تو ہم ان فائدوں کو سمیٹنے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہے کہ اسے کھانے سے ہمیں سُنَّت پر عمل کا ثواب

حاصل ہوتا ہے، کیونکہ یہ ہمارے آقا، مکی مدنی مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنَّتِ مُبارَکہ اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پسندیدہ کھانوں میں شامل رہا ہے، چنانچہ

حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کھانوں میں سب سے زیادہ گوشت پسندیدہ تھا، سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: گوشت کانوں کی سَماعت بڑھاتا ہے اور دنیا و آخِرت میں کھانوں کا سردار ہے۔ اگر میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سُوال کرتا کہ مجھے روزانہ گوشت کِھلائے تو وہ ضرور ایسا کرتا۔

(اتحاف السادۃ، کتاب آداب المعیشۃ، ۲۳۸/۸)

اس کے علاوہ عیدِ قُربان کے موقع پر عُموماً گوشت کی کثرت کے باعث سبزیاں اور دالیں پکانے کھانے کا رُجحان تقریباً نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے اور گوشت سے بنے کھانے پکانے کو ہی زیادہ ترجیح دی جاتی ہے لہٰذا پھر گوشت سے جو فوائد و ثمرات ہمیں ملنے تھے کثرتِ استعمال کی وجہ سے ہم ان فوائد سے محروم ہو جاتے ہیں اور گوشت خوری کی آفت میں مبتلا ہونے کے سبب ڈاکٹروں اور حکیموں کے دھکے کھانے پر مجبور ہو جاتے ہیں، لہٰذا گوشت کے مُعامَلے میں مِیانہ رَوی سے کام لیجئے اور گوشت کے نقصان دہ اَثرات کو کم کرنے کے لئے اس کے ساتھ سبزیوں (Vegetable) کا استعمال ضرور رکھئے۔ آیئے! اب گوشت کے چند طبی فوائد اور زِیادہ گوشت کھانے کے نُقصانات بھی سنتے ہیں، چُنانچہ

گوشت کے طبی فوائد اور زیادہ گوشت کھانے کے نقصانات

اَطِبّاء کا کہنا ہے کہ گوشت کھانے سے (بدن کی) 70 قُوّتوں میں اِضافہ ہوتا ہے، اس سے بصارت (دیکھنے کی قوت) زیادہ ہوتی ہے، گوشت بدن کے رنگ کو نکھارتا ہے، پیٹ کو بڑھنے نہیں دیتا، اخلاق و عادات کو بہتر بناتا ہے، گردن کا گوشت عُمدہ لَذیذ، جلد ہضم ہونے والا اور ہلکا ہوتا ہے، دَست کا گوشت سب سے ہلکا، لذیذ تَرین، جلد ہضم ہونے والا اور بیماری سے خالی ہوتا ہے، بچھڑے کا گوشت بالخصوص

جب کہ بچھڑا فربہ ہو، نہایت مُعتدِل، لذیذ، عُمدہ اور پسندیدہ ہوتا ہے، گرم تَر ہوتا ہے اور اگر عُمدہ طَرِیقے سے ہضم ہو جائے تو اس کا شمار قوت بخش غذا میں ہوتا ہے۔ عام طور پر استعمال کے لئے شوربے والا گوشت بہتر رہتا ہے، سب سے بہتر گوشت بکرے کا ہوتا ہے، بکرے کے گوشت میں دَسْتی اور شانہ وہ مقامات ہیں جہاں پر ریشے موٹے نہیں ہوتے اور گوشت جلد گلتا اور مُلائم ہوتا ہے، پُشت کے گوشت کا ریشہ ران سے کم موٹا ہوتا ہے اس میں خون پیدا کرنے والے اجزا ملتے ہیں، گوشت بدن کو بڑھا کر طاقت بخشتا ہے، گوشت کے فوائد جانوروں کے حساب سے مختلف ہیں، بکری کا گوشت صاف خون پیدا کرتا ہے، گرم مزاجوں کے لئے مفید ہے۔

آیئے اب کثرت سے گوشت کھانے کے **نُقصانات** بھی سُنتے ہیں، انسانی جسم کیلئے ہفتے میں دو تین (3/2) بار سے زیادہ گوشت کا استعمال نُقصان دہ ہے، بڑے جانور کا گوشت زیادہ کھانے سے مسوڑھے اور دانت خراب ہوتے ہیں، گوشت کی کثرت سے گُردوں (Kidneys) میں یُورِک ایسڈ (Uric Acid) کی زِیادتی ہو جاتی ہے، گُردے اسے بآسانی خارج نہیں کرتے، گوشت کا زیادہ استعمال **جگر** (Liver) کے لئے بھی نُقصان دہ ہے، زیادہ مقدار میں گوشت کھانے سے **کینسر** (Cancer) کا امکان بڑھ جاتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلاشبہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہمارے لئے کسی نعمتِ عظمٰی سے کم نہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے دل میں مسلمانوں کی شرعی واَخلاقی رہنمائی کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا ہے، یہی وجہ ہے کہ آپ اپنے سُنّتوں بھرے اصلاحی بیانات اور علم و حکمت سے بھرپُور مدنی مذاکروں وغیرہ کے ذریعے وَقتاً فوقتاً اپنے مُریدین اور چاہنے والوں کی مدنی تَرْبِیَت فرماتے اور انہیں شریعت کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھنے کی بھرپور انداز میں ترغیب ارشاد فرماتے رہتے ہیں، مثلاً جب

عیدِ قرباں کے پُر مُسرّت لمحات تشریف لاتے ہیں تو تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کثیر ہا کثیر اسلامی بھائی اپنے پیر و مُرشد اور مدنی مرکز کے فرمان پر لبیک کہتے ہوئے اپنی قیمتی مصروفیات کی قُربانی دے کر قربانی کی کھالیں اکٹھی کرتے ہیں اور مدنی کاموں کی ترقی میں مُعاونت کا سبب بنتے ہیں، لہٰذا قُربانی کی کھالیں جمع کرنے کے دوران ہونے والی بے اِحتیاطیوں کے پیشِ نظر آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دعوتِ اسلامی کے لئے قُربانی کی کھالیں اِکٹھی کرنے والوں کے لئے 22 **نیتوں اور اِحتیاطوں پر مُشتمل ایک مدنی گلدستہ** عطا فرمایا ہے۔ آیئے! **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"ابلق گھوڑے سوار"** کے صفحہ نمبر 41 تا 44 سے ان 22 نیتوں اور احتیاطوں کو توجہ کیساتھ سُنئے اور عمل کرنے کی نیّت کر لیجئے۔

قُربانی کی کھالیں جمع کرنے والے کیلئے 20 نیّتیں اور احتیاطیں

(1) رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیتیں کرتا ہوں (2) ہر حال میں شَریعت وسُنَّت کا دامن تھامے رہوں گا (3) قربانی کی کھالوں کے لئے بھاگ دوڑ کے ذَرِیعے دعوتِ اسلامی کے ساتھ تعاوُن کروں گا (4) کوئی لاکھ بد سُلوکی کرے مگر اظہارِ غُصّہ اور (5) بد اَخلاقی سے پرہیز کر کے دعوتِ اسلامی کی ناموس وعزّت کی حفاظت کروں گا (6) قربانی کی کھالوں کے سبب لاکھ مصروفیّت ہوئی بِلا عُذرِ شَرعی کسی بھی نَماز کی جماعت تو کیا تکبیرِ اولیٰ بھی تَرک نہیں کروں گا (7) پاک لباس مع عِمامہ شریف اور تہبند شاپر (تھیلی) وغیرہ میں ڈال کر نمازوں کیلئے ساتھ رکھوں گا (حسبِ ضَرورت بستے وغیرہ پر بھی رکھ سکتے ہیں۔ اِس کی خاص تاکید ہے، کیونکہ ذَبح کے وَقت نکلا ہوا خون نَجاستِ غَلِیظہ اور پیشاب کی طرح ناپاک ہے اور کھالیں جمع کرنے والے کا اپنے کپڑے پاک رکھنا انتہائی دُشوار ہے۔ بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 389 پر ہے: نَجاستِ غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک دِرہَم سے زیادہ لگ جائے تو اُس کا پاک کرنا فرض ہے، بے پاک کیے نَماز پڑھ لی تو ہو گی ہی

نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر بہ نیّتِ استخفاف (یعنی اِس حکمِ شریعت کو ہلکا جان کر) ہے تو کُفْر ہوا اور اگر دِرہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجِب ہے کہ بے پاک کیے نَماز پڑھی تو مکروہِ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نَماز کا اِعادہ واجِب ہوا اور قصداً (جان بوجھ کر) پڑھی تو گنہگار بھی ہوا اور اگر دِرہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنّت ہے کہ بے پاک کیے نَماز ہو گئی مگر خِلافِ سنّت ہوئی اور اس کا اِعادہ بہتر ہے۔)(8) مسجِد، گھر، مکتب اور مدرسے وغیرہ کی دَرِیوں، چٹائیوں، کارپیٹ اور دیگر چیزیں خون آلود ہونے سے بچاؤں گا (وُضو خانے کےلیے فرش یا پائیدان وغیرہ پر بھی خون آلود پاؤں سَمیت جانے سے بچنے اور وُضو کرتے ہوئے خُوب اِحتیاط کرنے کی ضَرورت ہے، ورنہ نَجاست کی آلُودَگی اور ناپاک پانی کے چھینٹوں سے اپنے ساتھ دوسروں کو بھی ناپاک کر ڈالنے کا اِحتمال رہے گا) (9) خون آلُود بدبودار کپڑوں سَمیت مسجِد میں نہیں جاؤں گا (بدبُو نہ بھی آتی ہو تب بھی ناپاک بدن یا کپڑا یا چیز مسجد میں لے جانا منع ہے۔ زخم، پھوڑے، کپڑے، عمامے، چادر، بدن یا ہاتھ مُنہ وغیرہ سے بدبُو آتی ہو تو تب بھی مسجِد کے اندر داخِل ہونا حرام ہے۔ فیضانِ سُنَّت جلد اوّل صفحہ 1217 پر ہے: مسجِد کو (بد) بُو سے بچانا واجِب ہے وَلِہٰذا مسجِد میں مِٹّی کا تیل جلانا حرام، مسجِد میں دِیا سَلائی (یعنی ماچس کی تِیلی) سُلگانا حرام، حتّٰی کہ حدیث میں ارشاد ہوا: مسجِد میں کچّا گوشت لے جانا جائز نہیں۔ (اِبنِ ماجه، كتاب الصلاة، باب ما يكره ... الخ، ۱/ ۴۱۴، حديث: ۷۴۸ ماخوذاً) حالانکہ کچّے گوشْت کی (بد) بُو بہُت خَفِیف (یعنی ہلکی) ہے۔)(10) قلم، رسید بُک، پیڈ، گلاس، چائے کے پیالے وغیرہ پاک چیزوں کو ناپاک خون نہیں لگنے دُوں گا۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 4 صفحہ 585 پر ہے: پاک چیز کو (بِلا اجازتِ شرعی) ناپاک کرنا حرام ہے)(11) جو دُوسرے اِدارے کو کھال دینے کا وعدہ کر چکا ہو گا اُس کو بدعہدی کا مَشْورہ نہیں دُوں گا (آسان طریقہ یہ ہے کہ اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ آپ سارا ہی سال متوجہ رہئے اور خود ہی پَہَل کر کے کھال بُک کروا کر رکھئے) (12) جو کھال دے گا ہو سکا تو اُس کو کوئی رِسالہ یا پمفلٹ تحفۃً پیش کروں گا (13) نیز اُس کو "شکریہ، جَزَاكَ الله" کہوں گا (14) کھال دینے والے پر انفِرادی کوشش کر کے اُس کو سنّتوں بھرے اجتِماع اور (15) مَدَنی قافِلوں میں سفر وغیرہ کی رغبت

دِلاؤں گا(16)بعد میں بھی اُس سے رابِطہ رکھ کر کھال دینے کے اِحسان کے بدلے میں اُسے مَدَنی ماحول میں لانے کی کوشِش کروں گا اگر(17)وہ مَدَنی ماحول میں ہوا تو اُسے مَدَنی قافِلے کا مُسافِر یا (18)مَدَنی اِنعامات کا عامِل بناؤں گا یا(19)کوئی نہ کوئی مزید مَدَنی ترکیب کروں گا(ذِمّے داران کو چاہئے کہ بعد میں وَقت نکال کر کھال دینے والوں کا شکریہ ادا کرنے ضَرور جائیں نیز ان سب مُحسنین کو علاقائی سطح پر یا جس طرح مناسِب ہو اکٹھا کر کے مختصراً نیکی کی دعوت اور تقسیمِ رسائل وغیرہ کی ترکیب فرمائیں۔ رَسائل کی دعوتِ اسلامی کے چندے سے نہیں جُداگانہ ترکیب کرنی ہوگی) (20)دُور و نزدیک جہاں سے بھی کھال اُٹھانے(یا بستہ یا کوئی سا کام سنبھالنے)کا ذِمّے دار اسلامی بھائی حکم فرمائیں گے، ضِدّ و انکار کئے بغیر اِطاعت کروں گا۔

(یہ نیّتیں بہُت کم ہیں، علمِ نیّت سے آشنا مزید بہُت ساری نیّتیں نکال سکتا ہے)

مدنی چینل کا تعارف:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت کو عام کرنے،لوگوں کو غفلت کی نیند سے بیدار کرنے، گناہوں اور گمراہیوں کے سیلاب سے بچانے کیلئے کم و بیش 103 شُعْبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے،اِنہی میں سے ایک اِنْتہائی اَہَم شُعْبہ **مدنی چینل** بھی ہے۔❀مَدَنی چینل کے ذریعے خوفِ خدا اور عشقِ مُصْطفٰے کی شمع فروزاں رکھنے کا پیغام گھر گھر پہنچانے کا سفر جاری ہے۔ ❀...مَدَنی چینل نے بینَ الْاَقْوامی سَطْح پر اِسلام کے پیغام کو اس موثر اور دل نَشین اَنداز میں دُنیا کے گوشے گوشے تک پہنچایا ہے جہاں اس کے بغیر رَسائی بے حد مُشکل تھی۔❀...مَدَنی چینل وہ واحد 100 فیصد اسلامی چینل ہے جس پر عورتوں کو نہیں دِکھایا جاتا۔اس لحاظ سے اسے ایک **آئیڈیل اِسْلامک چینل** کہا جاسکتا ہے۔ ❀...مَدَنی چینل بے حَیائی اور فَحاشی وعُریانی کی فَضا میں بگڑی ہوئی مُعاشرتی اَقدار کی اِصْلاح کے لیے روشن آفتاب کا کردار اَدا کر رہا ہے۔❀...مَدَنی چینل پر عقائد و عبادات، اَخلاق، مُعاملات اور مُعاشرت سے مُتعلِّق

مسائل کو اِنتہائی اِحتیاط اور ذِمّہ داری کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ آپ سے مدنی اِلتجا ہے کہ مدنی چینل دیکھتے رہیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہزاروں سُنّتیں سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کا جذبہ پانے کے ساتھ ساتھ فلمیں، ڈرامے، گانے باجے وغیرہ گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے اور عشقِ رسول میں ڈُوبے رہنے کا ذِہن بھی بنے گا۔

مدنی چینل کے سبب نیکی کی دعوت عام ہو   عام دُنیا بھر میں یارَبّ دِین کا پیغام ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج ہم نے قُربانی کے فَضائل ومَسائل سے مُتَعلِّق بیان سُنا ♣ قُربانی سُنّتِ مُحمدی اور سُنّتِ ابراہیمی ہے ♣ قُربانی کرنے والے خوش نصیب کو جانور کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی ملنے کی بشارت ہے، ♣ قُربانی ثواب کی نیّت سے کرے تو وہ قُربانی، جہنّم کی آگ سے رُکاوٹ بنے گی ♣ قُربانی کرنے والے کے لیے گناہوں سے معافی کی بِشارت ہے ♣ قُربانی کے گوشت کے ذریعے غریب رِشتے داروں، ہمسایوں، فقیروں اور مِسکینوں کی دِلجوئی کرکے عظیم ثواب کمایا جاسکتا ہے۔ ♣ قُربانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو خوش کرتی ہے ♣ قُربانی شیطان کی ناراضی کا سبب ہے ♣ قربانی رحمتیں لاتی ہے ♣ قربانی سے بَلائیں ٹلتی ہیں ♣ قربانی کرنے والے کو دِین ودُنیا کی بھلائیاں نصیب ہوتی ہیں۔

جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قربانی کی اِستطاعت دی ہے، اسے چاہیے کہ وہ ضرور اِخلاص کے ساتھ حصولِ ثواب کے لیے قُربانی کرے تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کا مُستَحِق قرار پائے۔

اِجتماعی قُربانی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کے تحت پاکستان بھر میں سینکڑوں مقامات پر "**اِجتماعی قربانی**" کا بھی باقاعدہ اِہتمام ہو گا۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اجتماعی قربانی میں حصہ لینے کے لیے اپنے شہر کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی سے رابطہ کیجئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں دِین کی خاطر جانی، مالی اور وقت کی قربانی دینے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سنّت کے مطابِق میں ہر اک کام کروں کاش   تُو پیکرِ سنّت مجھے اللہ! بنادے

(وَسائلِ بخشش (مرمم)، ص۱۱۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہاتھ ملانے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **101 مدنی پھول** سے ہاتھ ملانے کی چند سنّتیں و آداب سنتے ہیں: پہلے دو(2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ ہوں: ❀ جب دو(2) **مسلمان ملاقات** کرتے ہوئے مُصافَحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت دریافت کرتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے درمیان سو

1 . . . مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

(100) رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے (99) رحمتیں زیادہ پُر تپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔(معجم اوسط، ۳۸۰/۵، رقم: ۷۶۷۲) ❀ جب دو(2) دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحہ کرتے ہیں اور نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُود پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (شعب الایمان، ۴۷۱/۶، حدیث: ۸۹۴۴)

❀ دو(2) مسلمانوں کا بوقتِ ملاقات سلام کر کے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا سنّت ہے۔ ❀ رخصت ہوتے وَقت بھی سلام کیجئے اور ہاتھ بھی ملا سکتے ہیں۔ ❀ ہاتھ ملاتے وقت دُرُود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دعا بھی پڑھ لیجئے: یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَ لَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے۔) ❀ دو(2) مسلمان ہاتھ ملانے کے دَوران جو دعا مانگیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قبول ہو گی ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (مسند احمد، ۲۸۶/۴، حدیث: ۱۲۴۵۴) ❀ دونوں طرف سے ایک ایک ہاتھ ملانا سنّت نہیں مصافحہ دو(2) ہاتھ سے کرنا سنّت ہے۔ ❀ بعض لوگ صِرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ بھی سنت نہیں ❀ ہاتھ ملانے کے بعد خود اپنا ہی ہاتھ چوم لینا مکروہ ہے۔(بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ۳/ ۴۷۲ بتغیر قلیل) ❀ اگر اَمرَد (یعنی خوبصورت لڑکے) سے ہاتھ ملانے میں شہوت آتی ہو تو اس سے ہاتھ ملانا جائز نہیں بلکہ اگر دیکھنے سے شہوت آتی ہو تو اب دیکھنا بھی گناہ ہے۔ (دُرِّمُختار، ۹۸/۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ

رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصِل کرو، جہل زائل کرو پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنتیں سیکھنے، تین دن کے لیے ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِالْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گناہ مُعاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

1...افضل الصلوات على سيد السادات، الصلاة السادسة والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا
2...افضل الصلوات على سيد السادات، الصلاة الحادية عشرة، ص ۶۵

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[(1)]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[(2)]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[(3)]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے

1...القول البدیع، الباب الثانی، ص۲۷۷

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شب قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

2 ۔۔۔ مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة ۔۔۔ الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3 ۔۔۔ تاریخ ابن عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵